13725 ـ (ویزا ، سامبا) ان کارڈوں کے ساتھ لین دین کرنا حرام ہے اگرچہ محدود وقت کے اندر ہی ادائیگی کردی جائے

سوال

میں نے سنا ہے کہ (ویزا اور سامبا) کارڈوں کے ساتھ لین دین کرنا حرام ہے، لیکن اگر مجھے یقین ہو کہ میں بنك کو مقررہ مدت کے اندر رقم کی ادائیگی کردونگا، تو بنك اس بنا پر مجھ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکے گا، تو کیا اس کا حکم بھی حرام ہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

(ویزا اور سامبا) کارڈ کے ساتھ لین دین کرنے کے حرمت کے متعلق سوال کرنے والے آپ نے جو کچھ سنا ہے وہ بالکل صحیح ہے، اور اس کا بیان سوال نمبر (13735) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے، اس کا ضرور مطالعہ کریں.

اس کے ساتھ لین دین کرنا حرام ہے اگرچہ کھاتے دار کو یہ یقین ہو کہ وہ بنك کو مقررہ مدت کے اندر بنك کو رقم ادا کردے گا.

اس سوال کے جواب میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ بنك کھاتے دار کو فائدہ کے بدلے میں رقم فراہم کرتا ہے، اور یہ فائدہ ویزا میں سالانہ شراکت کی فیس ہے، اور اس کے ساتھ دوسرے فوائد بھی بنك کو حاصل ہوتے ہیں، جو کہ کھاتہ دار کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں.

لھذا ویزا کارڈ کی قیمت ایسے سود کی شکل میں ہے جو کھاتے دار بنك کو ادا کرتا ہے، اور یہ سود کھاتے دار نے ادا کرنا ہی ہے چاہے ادائیگی وقت پر کردے یا نہ کرے.

اور یہ بھی ہے کہ: کھاتے دار بنك کے ساتھ لین دین کرنے لگا ہے اور جب وہ ادائیگی میں تاخیر کرے گا تو اسے سود ادا کرنا ہوگا، اور یہ بھی حرام ہے، کیونکہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ فعل کا التزام کرے.

اور ہو سکتا ہے کہ کھاتے دار یہ گمان رکھتا ہو کہ وہ وقت مقررہ پر ادائیگی کردے گا، اور پھر کوئي ایسا مانع پیش آ جائے جس کی بنا پر وہ ادائیگی نہ کرسکے تو وہ بنك کو سود ادا کرے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی عنہ اس لین دین کے حکم میں کہتے ہیں:

اس طریقہ اور صفات والا معاہدہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں سود ہے جو کہ ویزا کارڈ کی قیمت ہے، نیز اگر ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو اس میں سود لازمی ہے. اھ .

اور ایك دوسرے فتوی میں ہے:

لین دین کا یہ معاملہ حرام ہے، یہ اس لیے کہ اس میں اگر وقت مقررہ پر ادائیگی نہ کی جائے تو سود دینے کا التزام پایا جاتا ہے، اور یہ التزام باطل ہے، اگرچہ انسان یہ گمان رکھتا ہو یا اس کا ظن غالب یہ ہو کہ وہ وقت مقررہ سے قبل ادائیگی کردے گا، کیونکہ ہو سکتا ہے امور مختلف ہو جائیں اور وہ ادائیگی کی استطاعت نہ رکھے، اور یہ مستقبل کا معاملہ ہے اور انسان مستقبل کے متعلق کچھ نہیں جانتا کہ اس کو کیا پیش آنے والا ہے، لہذا اس طریقہ پر لین دین کرنا حرام ہے. واللہ تعالی اعلم. اھ

واللہ اعلم .